اسلام کے عدلِ اجتماعی میں تقسیم دولت

* اسلام کے عدلِ اجتماعی میں تقسیم دولت کی بنیاد استطاعت، صلاحیت اور ضرورت کو قرار دیا گیا ہے۔ اگر استطاعت رکھتا ہو لیکن سعی نہ کرے، صلاحیت رکھتا ہو لیکن اپنے اختیار کو استعمال نہ کرے، تو وہ اُس کے برابر نہیں ہو سکتا جو اپنی صلاحیت اور ذمہ داری کو عدل کے ساتھ ادا کر رہا ہو۔ گویا یہاں بنیاد نہ طبقاتی نظام ہے نہ زیادہ مال اور وسائل رکھنے والوں کی حکمرانی و برتری۔ یہ صلاحیت پر مبنی ایک ایسا نظام امانت ہے جس میں امانتیں صرف ان کے اہل کو ہی دی جا سکتی ہیں۔

* اسلام تمام انسانوں کو جد وجہد اور اکتسابِ رزق کے مناسب مواقع کی فراہمی کو بھی معاشرے میں عدلِ اجتماعی کے قیام کے لیے ضروری قرار دیتا ہے، اور یہ ذمہ داری معاشرے اور حکومت کو سونپتا ہے کہ سب کے لیے مواقع کی فراہمی کو یقینی بنائیں، اور جو مجبور ہوں ان کو ایسا سہارا فراہم کیا جائے کہ وہ عزت کے ساتھ زندگی گزار سکیں۔ اس مقصد کے حصول کے لیے دولت کی گردش کو برقرار رکھنے کی خاطر اسلامی عدلِ اجتماعی زکوٰۃ، انفاق اور صدقات کے نظام کو مستحکم کرتا ہے۔ دوسری جانب معاشرے کے کمزور عناصر کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے ان کی مالی اور تربیتی ضروریات کو بہتر بنا کر ان میں خود انحصاری پیدا کرتا ہے۔ نظامِ زکوٰۃ انفاق، بیع اور تجارت کے فروغ کے نتیجے میں معاشی طور پر پس ماندہ افراد کو سہارا دے کر خود انحصاری کی طرف لے جاتا ہے۔

* کسی بھی انسانی معاشرے میں حادثات کے نتیجے میں کل تک جو صاحبِ وسائل تھا وہ مفلوک الحال بن سکتا ہے۔ اسلامی عدلِ اجتماعی میں تکافل اجتماعی کا تصور اسلامی معاشرے کے قیام کے ساتھ ہی وجود میں آ گیا تھا اور ایسے مواقع پر

انسانی ہمدردی اور تعاون کی بنیاد پر تکافلِ اجتماعی کا ادارہ جس میں معاشرے کے افراد اپنا حصہ ڈالتے ہیں، اس نقصان کو پورا کرتا ہے۔